مقتلِ ابی مخنف وقیامِ مختار
محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

و قیام مختار

ترجمہ

سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد و امام بارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ گوالمنڈی، راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد وامامبارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

کرنے کا اشارہ کرر ہا تھا۔ لوگوں نے اسے امام حسینؑ سمجھ کر یہ کہنا شروع کر دیا۔ ''اے پیغمبر خداؐ کی دختر کے بیٹے! خوش آمدید!''۔

ابن زیاد لوگوں کا امام حسینؑ سے اس قدر انہماک دیکھ کر بہت افسردہ ہوا۔ جب قصر دارالامارہ کے نزدیک پہنچ گیا تو مسلم بن عمرو باھلی لوگوں سے کہنے لگا۔ ''وائے ہو تم پر۔ اپنے امیر کی زیارت سے اس لیے بھاگتے ہو کہ وہ تمہاری توقع کے مطابق اور تمہارے مطلب کا نہیں ہے۔

نعمان یہ سمجھا کہ امام حسینؑ کوفہ میں آئے ہوئے ہیں۔ دارالامارہ کی چھت سے دیکھا تو ابن زیاد نے چہرے سے نقاب پلٹ کر کہا۔ ''اے نعمان! تو نے اپنے محل کو تو مضبوط کرر کھا ہے اور باقی شہر کو آزاد چھوڑ رکھا ہے''۔ اس کے بعد کہنے لگا کہ تمام لوگوں کو نماز جماعت کے لے بلاؤ۔ چنانچہ ایک آواز پر بہت سے لوگ وہاں پہنچ گئے۔ ابن زیاد نے منبر پر جا کر لوگوں کو مخاطب کیا۔

''اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے۔ جو نہیں جانتا میں اسے اپنا تعارف کرائے دیتا ہوں۔ میں عبید اللہ بن زیاد ہوں۔ یزید نے مجھے تمہارے شہر کا حاکم بنایا ہے۔ مجھے اختیار دیا ہے کہ میں مظلوم کے ساتھ انصاف کروں۔ محروم کو اس کا حق دلاؤں اور قصوروار لوگوں سے مہربانی سے پیش آؤں۔ لہٰذا میں تمہارے ساتھ یزید کی ان ہدایات کا پابند ہوں''۔

اس کے بعد منبر سے اتر آیا اور یہ عام منادی تمام قبائل عرب میں کرادی کہ لوگ یزید کی بیعت اختیار کر لیں۔ پیشتر اس کے کہ شام سے کوئی ایسا شخص ان کے پاس آئے جو مردوں کو قتل کرے اور خواتین کو قید کرے۔

اہل کوفہ ابن زیاد اور جناب مسلمؑ کے ساتھ

جونہی کوفہ کے لوگوں نے یہ منادی سنی تو ایک دوسری کا منہ تکنے اور یہ کہنے لگے۔ ''ہم اپنے تیئں دو بادشاہوں کے درمیان کیوں پھنسیں۔ لہٰذا انہوں نے امام حسینؑ کی بیعت توڑ کر یزید کی بیعت اختیار کر لی۔

اس روز حضرت مسلم نے نہایت پریشانی اور مصیبت کے عالم میں صبح کی

اور نماز صبح کے لیے تشریف نہ لائے۔ظہر کے وقت اذان واقامت کہہ کر جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تنہا تھے۔کوئی شخص ان کے ساتھ نماز میں نہ تھا۔نماز کے بعد اپنے بیٹے کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔"بیٹا! اس شہر والوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟"۔

بیٹے نے عرض کی۔"انہوں نے حسینؑ کی بیعت توڑ کر یزید کی بیعت کر لی ہے"۔

جناب مسلمؑ ہانی کے گھر میں

جناب مسلمؑ نے بیٹے کی یہ بات سن کر افسردگی کے عالم میں ہاتھ پر ہاتھ مارا اور گلی کوچوں میں سے ہوتے ہوئے محلہ بنی خزیمہ میں پہنچے۔وہاں کے ایک بلند گھر کے کونے میں کھڑے ہو گئے۔اس گھر سے ایک کنیز نکلی۔جناب مسلمؑ نے پوچھا۔یہ کس کا گھر ہے؟ جواب ملا۔ہانی بن عروہ کا۔آپ نے کنیز سے فرمایا۔تو اندر جا اور کہہ کہ ایک شخص دروازے پر کھڑا ہے۔اگر میرا نام پوچھیں تو کہنا۔مسلم بن عقیلؑ ہیں۔کنیز واپس آ کر کہنے لگی۔اے میرے آقا! گھر کے اندر تشریف لے آئیں۔ہانی اس روز بیمار تھے۔جب حضرت مسلمؑ تشریف لائے تو کھڑے ہونا چاہا تاکہ ان سے گلے ملیں مگر (ناتوانی کی وجہ سے) نہ مل سکے۔

ابن زیاد کے قتل کی سکیم

یہ دونوں باہم باتیں کرنے لگے۔ابن زیاد کا تذکرہ بھی بیچ میں آیا۔ہانی نے کہا۔"اے میرے آقا! وہ (ابن زیاد) میرے دوستوں میں سے ہے۔میری بیماری کا سن کر شاید وہ میری عیادت کے لیے آئے۔جب وہ آئے تو یہ تلوار ہاتھ میں لے کر اس کوٹھڑی میں چلے جانا۔جب وہ آ کر بیٹھ جائے تو اسے قتل کر دینا اسے ذرا بھی مہلت نہ دینا۔اگر وہ آپ کے ہاتھ سے بچ نکلا تو مجھے اور آپ کو قتل کر دے گا۔میں اور آپ یہ نشانی رکھتے ہیں کہ جب میں اپنے سر سے عمامہ اتار کر زمیں پر رکھ دوں تو آپ اس پر حملہ کر کے قتل کر دیں۔جناب مسلمؑ نے کہا۔انشاءاللہ یہ کام میں کر لوں گا۔"

پیشکش: پیام قرآن

مقتل الحسین رض

تقدمہ و تعارف

محمود احمد عباسی

مولف کتاب "خلافت معاویہؓ و یزید"

ترجمہ و تشریح و تعلیقات

پروفیسر حکیم علی عباسی

مولف کتاب "حضرت معاویہؓ کی سیاسی زندگی"

نام کتاب	مقتل حسین المشہور بہ مقتل ابی مخنف
نام مولف	ابو مخنف لوط بن یحیٰ ازومی الغامدی متوفی قبل170 ہجری
اردو ترجمہ و تشریح و تعلیقات	پروفیسر حکیم علی عباسی
تقدمہ	محمود احمد عباسی
سن طباعت	1972
ناشر	مکتبہ محمود 1/ 24بی ایریا لیاقت آباد۔ کراچی

منہ تکنے لگے کہ ہمیں حکومت کے معاملات میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس طرح انھوں نے حسین کی بیعت توڑ کر پھر یزید کی بیعت کرلی۔[46]

ابو مخنف کہتا ہے کہ جب صبح ہوئی تو مسلم بن عقیل کے جسم میں درد تھا اور وہ نماز کو نہ جاسکے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو مسجد کو گئے اور اذن اقامت کے بعد اکیلے نماز پڑھی۔ کسی نے اس نماز میں ان کا ساتھ نہیں دیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک لڑکے کو دیکھا اور اسی سے پوچھا" میاں لڑکے اس شہر والوں کو کیا ہوا ہے؟" اس نے کہا میرے آقا ان سب نے حسین کی بیعت توڑ دی اور یزید کی بیعت کرلی۔ انھوں نے جب لڑکے کی یہ بات سنی تو (افسوس کے انداز میں) ہاتھ پر ہاتھ مارا اور سڑک پر چل پڑے تا آنکہ بنو خزیمہ کے محلہ میں پہنچ گئے۔ وہاں جا کر زور سے آواز دی تو ایک لڑکی باہر نکلی۔ اس سے پوچھا، **یہ کس کا گھر ہے**؟ تو اس نے کہا، **ہانی بن عروہ کا**۔ اس نے کہا، **ان کے پاس جاؤ اور کہو ایک آدمی دروازے پر ہے۔ وہ نام پوچھیں تو کہنا مسلم بن عقیل**۔ لڑکی اندر گئی اور باہر آکر کہا۔ آقا اندر تشریف لے چلیں، ہانی اس وقت بیمار تھے۔ وہ معانقے کے لئے اٹھے تو اٹھا نہ گیا۔ پھر دونوں بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے۔ اتنے میں عبید اللہ بن زیادہ کا ذکر آگیا۔ ہانی نے کہا:

آقا وہ میرے دوستوں میں سے ہے۔ میری بیماری کا سنے گا تو مزاج پرسی کے لئے ضرور آئے گا۔ جب وہ آئے تو آپ یہ تلوار اٹھا کر کوٹھری میں چلے جائیے گا۔ جب وہ بیٹھ جائے تو جھپٹ کر قتل کردیجئے گا۔ یاد رکھئے کہ آپ کے حملے سے وہ بچ نہ پائے۔ اگر بچ گیا تو آپ کو اور مجھے دونوں کو قتل کردے گا میرے اور آپ کے درمیان علامت یہ ہے کہ میں اپنا عمامہ سر سے اتار کر فرش پر رکھ دوں گا۔ جیسے ہی آپ یہ دیکھیں لپک کر قتل کردیں۔

مسلم نے کہا: "**انشاء اللہ ایسا ہی کروں گا۔**"

---

[46] ایک طرف دعوی ہے کہ 80،000 اہل شہر نے حکومت سے بے تعلق ہو کر حسینؓ سے بیعت کرلی تھی کہ حضرت نعمان کو محل میں روپوش ہونا پڑا۔ اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ امیر عبید اللہ کے ایک حکم پر سب مسجد میں جمع ہوگئے اور ایک ہی دھمکی میں حضرت حسینؓ کی بیعت توڑ کر امیر المومنین یزید سے دوبارہ بیعت کرلی۔ یہ ہے وہ تضاد جس پر نام نہاد مورخ غور نہیں کرتے۔ اہل شہر نے نہ تو امیر المومنین کی بیعت توڑی تھی اور نہ مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ سب کے سب اپنی بیعت پر قائم تھے۔ صرف چند سبائی تھے جنھوں نے یہ فتنہ کھڑا کیا تھا۔ اگر اہل شہر نے بیعت توڑی ہوتی یا خلافت قائمہ کے خلاف ہوتے تو کیا صورتحال یہ ہو سکتی تھی۔ جبکہ راوی خود ہی یہ کہہ رہا ہے کہ امیر عبید اللہ کوئی فوج لے کر نہیں آئے تھے۔ پھر اس کذاب و مفتری نے امیر عبید اللہ کی زبان سے کہلوایا ہے کہ شام سے فوجیں آئیں تو مردوں کو قتل کرنے کے علاوہ عورتوں کو لونڈیاں بنائیں گی۔ کبھی تاریخ میں ایسا ہوا ہے کہ مسلم باغیوں کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا گیا ہو۔ کذاب راوی کی یہ کذب بیانی محض ایک شرمناک داستان مرائی کے لئے ہے۔

مقتل ابي مخنف

في

مقتل الامام ابي عبد الله الحسين
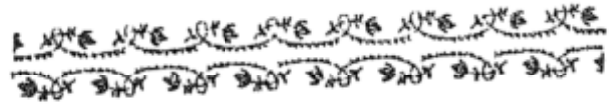
منشورات المطبعة الحيدرية في النجف
١٣٧٤ هـ - ١٩٥٥ م

في دخول ابن زياد الكوفة

والدخول بين السلاطين ونقضوا بيعة الحسين ع وبايعوا
يزيد لع قال ابو مخنف وكان مسلم ع قد اصبح في ذلك اليوم
موعوكا فلم يخرج للصلوة فلما كان وقت الظهر خرج الى
المسجد فاذن واقام وصلى وحده ولم يصل معه احد فلما
فرغ من صلوته اذا هو بغلام فقال له يا غلام ما فعل اهل
هذا المصر فقال يا سيدي انهم نقضوا بيعة الحسين وبايعوا
يزيد لع فلما سمع كلام الغلام صفق يدا على يد وجعل يخترق
الشوارع حتى بلغ محلة بني خزيمة فوقف هناك بازاء بيت شاهق
فخرجت من ذلك البيت جارية فقال لها لمن هذه الدار فقالت
لهاني بن عروة قال لها ادخلي عليه وقولي له رجل بالباب
فان سئلك عن اسمي قولي له انه مسلم بن عقيل ع فدخلت
الجارية ثم خرجت وقالت له ادخل يا سيدي وكان هاني
يومئذ عليلا فنهض ليعتنقه فلم يقدر وجلسا يتحدثان حتى
اتى حديثهما الى عبيد الله بن زياد لع فقال له هاني يا سيدي
انه من اصدقائي وسيبلغه مرضي وربما ياتي يعودني
فاذا جاء فخذ هذا السيف وادخل المخدع فاذا جلس فدونك
فاقتله واحذر ان يفوتك فان فاتك قتلك وقتلني والعلامة
بيني وبينك اذا قلعت عمامتي عن راسي واضعها على الارض